جمعہ کے صرف فرض پڑھنے کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Nor-13697 تاریخ: 31-01-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ جو لوگ نمازِ جمعہ کے فقط دو فرض پڑھ کے چلے جاتے ہیں، نہ تو پہلے کی سنتیں پڑھتے ہیں اور نہ ہی بعد کی سنتیں پڑھتے ہیں۔ ان لوگوں کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟ کیا ان کا جمعہ ادا ہو جاتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سائل کا یہ کہنا کہ لوگ جمعہ کی پہلے کی سنتیں اور بعد کی سنتیں نہیں پڑھتے، یہاں اولاً تو اس بات کا بھی امکان موجود ہے کہ وہ لوگ جمعہ کی سنتیں گھر یا آفس ہی میں ادا کرتے ہوں، لہذا مسلمانوں کے افعال کو حتی الامکان درستگی پر محمول کرنا شرعاً واجب ہے اور بدگمانی سے بچنا لازم ہے کہ بلا اجازتِ شرعی مسلمانوں سے بدگمان ہونا ناجائز و حرام ہے، اس کی شدید مذمت قرآن و حدیث میں مذکور ہے۔

بالفرض اگر کوئی شخص واقعتاً جمعہ کے فرضوں ہی پر اکتفا کرتا ہو اور جمعہ کی سنتیں اصلاً ادا نہ کرتا ہو، تو اس صورت میں بلاشبہ وہ شخص گنہگار ہوگا کہ جمعہ کے فرضوں سے پہلے کی چار سنتیں یونہی بعد کی چار سنتیں مؤکدہ ہیں اور سنتِ مؤکدہ کو عادتاً چھوڑنا گناہ ہے، لہذا اُس شخص پر لازم ہوگا کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں صدقِ دل سے توبہ کرے۔ جمعہ کے فرضوں کے بعد والی چار رکعت کے بعد جو دو سنت ہیں ایک قول کے مطابق وہ بھی سنت مؤکدہ ہیں، اگرچہ مختار یہ ہے کہ غیر مؤکدہ ہیں، لیکن ان کی اہمیت بھی کم نہیں ہے۔ یونہی دو نفل مزید بھی پڑھنے چاہییں، الغرض یہ کہ جمعہ کی آخر کی دو سنتِ غیر مؤکدہ اور نوافل

کو چھوڑنے کی عادت بنالینا، اگرچہ گناہ نہیں، مگر ثواب سے محرومی تو ہے، جبکہ مؤمن تو ثواب کا حریص ہوتا ہے۔ البتہ اس صورت میں گزشتہ سنتوں کی قضا اُس پر لازم نہیں ہو گی کہ قضا صرف فرض اور واجب نماز ہی کی ہوتی ہے۔ نیز سنتیں ادا کیے بغیر فقط فرض پڑھ لینے سے بھی اُس کا جمعہ ادا ہو جائے گا۔

مسلمانوں کے افعال کو درستگی پر محمول کرنا واجب ہے، جیسا کہ فتاوٰی رضویہ میں ہے: ”مسلمان کا فعل حتی الامکان محملِ حسن پر محمول کرنا واجب اور بدگمانی ریاسے کچھ کم حرام نہیں۔“

(فتاوٰی رضویہ، ج05، ص324، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

مزید ایک دوسرے مقام پر سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ اس سے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: ”مسلمانوں کا کام حتی الامکان صلاح پر محمول کرنا واجب۔“

(فتاوٰی رضویہ، ج16، ص476، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

جمعہ کے فرضوں سے پہلے اور بعد چار رکعت ایک سلام کے ساتھ پڑھنا سنتِ مؤکدہ ہے، جیسا کہ درر الحکام شرح غرر الاحکام وغیرہ کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے: ”(سن) سنة مؤكدة۔۔۔(أربع بتسليمة)۔۔۔(قبل الظهر والجمعة وبعدها) أي الجمعة“ یعنی جمعہ سے پہلے، یونہی جمعہ کے بعد چار رکعت ایک سلام کے ساتھ پڑھنا سنتِ مؤکدہ ہے۔

(درر الحکام شرح غرر الاحکام، کتاب الصلاۃ، ج01، ص115، دار احیاء الکتب العربیہ، ملتقطاً)

تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے: ”(وسن) مؤكدا (أربع قبل الظهر و) أربع قبل (الجمعة و) أربع (بعدها بتسليمة) فلو بتسليمتين لم تنب عن السنة“ یعنی ظہر اور جمعہ سے پہلے، یونہی جمعہ کے بعد چار رکعت ایک سلام کے ساتھ پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ لہٰذا اگر دو سلام سے پڑھی تو یہ چار رکعت سنتِ مؤکدہ کے قائم مقام نہیں ہوں گی۔

(الدر المختار مع الرد المحتار، کتاب الصلاۃ، ج02، ص545، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ جمعہ کی سنتوں سے متعلق کیے گئے سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: ” دس سنتیں ہیں۔ چار پہلے، چار بعد ۔۔۔ اور دو بعد کو اور، کہ بعدِ جمعہ چھ سنتیں ہونا ہی حدیثاً

وفقہاً اَثبَت واَحوَط، مختار ہے، اگرچہ چار کہ ہمارے ائمہ میں متفق علیہ ہیں، ان دو سے مؤکد تر ہیں۔"

(فتاوی رضویہ، ج08، ص292، رضافاؤنڈیشن، لاھور، ملتقطاً)

بہارِ شریعت میں ہے: "سنت مؤکدہ یہ ہیں۔۔۔۔ چار جمعہ سے پہلے، چار بعد یعنی جمعہ کے دن جمعہ پڑھنے والے پر چودہ رکعتیں ہیں اور علاوہ جمعہ کے باقی دنوں میں ہر روز بارہ رکعتیں۔"

(بہارِ شریعت، ج01، ص663، مکتبۃ المدینہ، کراچی، ملتقطاً)

سنتِ مؤکدہ کو عادتاً ترک کرنا گناہ ہے جیسا کہ فتاوی رضویہ میں ہے: "سنتِ مؤکدہ کا ترک مطلقاً گناہ نہیں، بلکہ اس کے ترک کی عادت گناہ ہے۔" **(فتاوی رضویہ، ج01، ص903، رضافاؤنڈیشن، لاھور)**

ایک دوسرے مقام پر سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: "سنتِ مؤکدہ کے ایک آدھ بار ترک سے اگرچہ گناہ نہ ہو، عتاب ہی کا استحقاق ہو، مگر بارہا ترک سے بلاشبہ گنہگار ہوتا ہے۔"

(فتاوی رضویہ، ج01، ص596، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

بہارِ شریعت میں ہے: "ترکِ سنّتِ مؤکدہ کی عادت ڈالی تو گنہگار ہے۔"

(بہارِ شریعت، ج01، ص296، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

قضا صرف فرض اور واجب نماز کی ہوتی ہے، سنتوں اور نفل کی قضا نہیں ہوتی۔ جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: "اقول وباللہ التوفیق تحقیق مقام و تنقیح مرام یہ ہے کہ حقیقۃً قضا نہیں، مگر فرض یا واجب کی۔۔۔۔ باقی نوافل و سنن اگرچہ مؤکدہ ہوں مستحق قضا نہیں کہ شرعاً لازم ہی نہ تھی، جو بعد فوت ذمہ پر باقی رہیں "فی الھدایۃ الاصل فی السنۃ ان لا تقضی لاختصاص القضاء بالواجب اھ وتمام تحقیقہ فی الفتح۔"

(فتاوی رضویہ، ج08، ص147-148، رضافاؤنڈیشن، لاھور، ملتقطاً)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

01شعبان المعظم1446ھ/31جنوری2025ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے